سوال

(333) مقتول کی وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا، قاتل کے علاوہ اس کے دو بھائی، ایک بہن اور ماں زندہ ہے، مقتول کی وراثت کیسے تقسیم کی جائے گی؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ قاتل جائیداد سے محروم ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’قاتل کسی چیز کا بھی وارث نہیں بن سکتا۔‘‘ [1] مقتول کے شرعی وارث دو بھائی، ایک بہن اور والدہ ہیں۔ والدہ کو اس کی جائیداد سے چھٹا حصہ ملے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن كَانَ لَهُۥٓ إِخۡوَةٞ فَلِأُمِّهِ ٱلسُّدُسُ [2]

’’اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے۔‘‘

ماں کا چھٹا حصہ نکال کر باقی ترکہ کو دو بھائیوں اور ایک بہن میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ بھائی کو بہن سے دوگنا حصہ ملے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن كَانُوٓاْ إِخۡوَةٗ رِّجَالٗا وَنِسَآءٗ فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ ٱلۡأُنثَيَيۡنِۗ ١ [3]

’’اگر میت کے پیچھے کئی بھائی اور بہنیں ہیں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے۔‘‘

سہولت کے پیش نظر مقتول کی جائیداد کے چھ حصے کر لیے جائیں، ایک حصہ ماں کو، دو دو حصے بھائیوں کو اور ایک حصہ بہن کو دے دیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

---

[1] ابوداود، الدیات: ۴۵۶۴۔

[2] ۴/النساء: ۱۱۔

[3] ۴/النساء: ۱۷۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 290

محدث فتویٰ